تبصرۂ کتب

'ندائے منبر و محراب'

(جلد اوّل)

تالیف: مولانا محمد اسلم شیخوپوری

صفحات ۴۲۶ ، قیمت، غیر مذکور

دعوتِ اسلام ہر مسلمان کا بالعموم اور علمائے کرام کا بالخصوص دینی فریضہ ہے اور اس کا طریق کار بفحوائے قرآن مجید، مخاطبین کے نفسیاتی رجحانات کے پیش نظر تین حصّوں میں منقسم ہے۔ (۱) بالحکمۃ (۲) بالموعظۃ الحسنۃ (۳) جدال احسن، عامۃ الناس تک دعوتِ اسلام پہنچانے کے لیے بالعموم دوسرا حصّہ یعنی موعظۂ حسنہ ہی استعمال کیا جاتا ہے اور فنِ خطابت کے ماہرین اسے بھرپور طور پر استعمال کرتے ہیں اور ان کے خطبات اور تقاریر کتابی صورت میں بھی شائع ہوتے رہتے ہیں۔ دعوتِ اسلام کا ابتدائی دور فنِ خطابت کا دور تھا۔ قرآن مجید کا نزول بھی بالعموم خطبات کی صورت میں ہوتا رہا۔ اس فن میں کمال وہبی بھی ہوتا ہے اور اکتسابی بھی۔ اور جہاں دونوں صورتیں اکٹھی ہو جائیں وہاں تو نورٌ علیٰ نور کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

جناب محترم مولانا محمد اسلم شیخوپوری کی زیرِ نظر تالیف 'ندائے منبر و محراب' جلد اوّل، شائع کردہ صدف پبلشرز–۲۴ر النظفر مارکیٹ' بلاک جی حیدری، کراچی اسی سلسلے کی ایک شعوری کوشش ہے جس میں قدیم و جدید موضوعات پر دس مدلل اور مفصّل خطبات و مقالات شامل ہیں: (۱) وجودِ باری تعالیٰ (۲) مقامِ نبوّت، (۳) محبّتِ نبوی صلّی اللہ علیہ وسلّم (۴) علماء کا مقام (۵) اتفاق و اتحاد (۶) موسیقی (۷) سکونِ قلب (۸) امانت (۹) اسلام میں عورت کا مقام اور (۱۰) موت۔ مؤلف موصوف کے خطبات میں 'استناد جامعہ' ہونے کا رنگ نمایاں

نظر آتا ہے اور یہ ایک بہت بڑی خوبی ہے۔ کیونکہ ایک استاد کے قلم سے جو بات نکلتی ہے وہ مستند ہوتی ہے، سنی سنائی نہیں ہوتی۔

'ندائے منبر و محراب' میں مشمولہ خطبات' اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ خطیبانہ انداز میں موضوعات سے متعلقہ مواد کو ٹھوس دلائل، ادبی چاشنی اور ہلکے پھلکے انداز میں سامعین تک پہنچانے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس موضوع پر ہر مکتبِ فکر کے علماء کرام اور خطباءِ عظام کے خطبات اور تقاریر کے کافی مجموعے دستیاب ہیں۔ لیکن اِس مجموعے کا رنگ چونکہ الراسخون فی العلم کے طبقے کا رنگ ہے، جیساکہ مؤلف موصوف کا دعویٰ بھی ہے اور زیرِ نظر تالیف اس کا ثبوت، اس لیے اسے ایک خاص مقام حاصل ہے۔ توقع ہے کہ اس جلد اوّل کے بعد مزید جلدیں اسی قسم کے مستند مواد سے مزیّن ہوکر افادۂ خواص و عوام کے لیے منصۂ شہود پر آتی جائیں گی اور مؤلف موصوف اپنی اس دینی خدمت کے ساتھ ساتھ نو آموز خطباء کے لیے مواد اور راہنمائی کا چراغ روشن رکھیں گے۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

بقیہ: اسلام کی نشاۃ ثانیہ

یعنی مذہب کے ساتھ سائنس کا جوڑ۔

اب اسلام کی تعلیمات کو شاعری یا فلسفے کی زبان میں پیش کرنے کا وقت نہیں رہا۔ شاعری اور فلسفے دونوں کی حکومت ختم ہو چکی۔ اب سائنس کی حکمرانی ہے۔ اس نئے چیلنج کا بھرپور مقابلہ کرکے ہی ہم اسلام کی خدمت اور اس کی ثقافت کی گرفت اپنے اُوپر مضبوط و مستحکم کر سکتے ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے دل میں یہ بات اُتر گئی ہے۔ انہوں نے اپنی دعوت رجوع الی القرآن کی اساس وقت کی اس ضرورت پر رکھی ہے۔

قرآن کی تعلیمات کو سائنس کی زبان میں پیش کرکے ہی اسلام کا احیا ممکن ہے۔ یہ کام کٹھن ہے اور دقّت طلب بھی لیکن "راہ کو پرخار دیکھ کر" مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ ہر بچہ جو دنیا میں آتا ہے اس بات کا اعلان ہے کہ خدا ابھی انسان سے مایوس نہیں ہوا ہے۔ جب تک خدا انسان سے مایوس نہ ہو، انسان کو بھی چاہیے کہ وہ انسان سے مایوس نہ ہو۔